



## سوال

(743) مسلم عورت کا کافر مرد سے نکاح

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسلمانوں کی بیٹیوں کا کافروں سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شرعی لحاظ سے یہ نکاح باطل ہے، جیسے کہ قرآن حکیم، سنت نبویہ اور اجماع مسلمین کی نصوص سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَمْسُؤْا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْإِسْلَامِ الَّذِي بَنَوْا عَلَىٰ آيَاتِهِ يُحِبُّ اللَّهُ لَهُمْ مَا فِي صُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ يَرْضَىٰ لَهُمْ خِيَرَتَهُمْ وَاللَّهُ عَزِيزٌ عَلِيمٌ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ آيَةُ ۵۶

"مشرک عورتوں سے نکاح مت کرو حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں، اور البتہ ایمان دار لونڈی مشرکہ عورت سے کہیں بہتر ہے خواہ وہ عورت تمہیں کتنی ہی اچھی معلوم کیوں نہ ہو، اور (اپنی بیٹیاں) مشرک مردوں سے نہ بیاہو حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں۔ (ان کے بالمقابل) کوئی ایمان دار غلام مشرک مرد سے کہیں بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کتنا ہی بھلا کیوں نہ معلوم ہو۔ یہ مشرک تمہیں آگ کی طرف بلا تے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے، اور وہ اپنی آیات لوگوں کے لیے واضح کر رہا ہے تاکہ وہ نصیحت پائیں۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

لَا يُؤْتِي عِلْمَهُمْ لَوْلَا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ لَخَطَفَتْهُم مِّنْ دُونِ الْبَنَاتِ وَاللَّهُ بَاصٌ بِمَا يُعْمَلُونَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ آيَةُ ۲۲۱

"یہ مومن عورتوں ان کافروں کے لیے حلال نہیں ہیں، اور نہ وہ کافران مومن عورتوں کے لیے حلال ہیں۔"

اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اس عقد میں عورت کے لیے خطرہ ہے کہ وہ اسے اس کے دین و ایمان سے پھیر دے گا، کجا یہ کہ یہ عورت اس سے کوئی فائدہ پائے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "یہ کفار تمہیں آگ کی دعوت دیتے ہیں۔" (البقرۃ: 2/221) اور ان کی یہ دعوت اعتقادات کے علاوہ قولی اور فعلی ہر اعتبار سے ہوتی ہے جو انسان کے لیے دخول نار کا سبب ہے۔ اور نکاح کا رشتہ سب سے بڑھ کر مؤثر عامل ہے، جس سے یہ دعوت کسی انسان کے دل میں گھر کر سکتی ہے، اور شوہر اپنی بیوی سے اس وقت تک راضی نہیں ہو سکتا

جب تک کہ وہ دین میں اس کی تابع نہ بنے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَبْعَ بَعْضُهُمْ

۱۲۰... سورة البقرة

”یہ یہود و نصاریٰ آپ سے ہرگز راضی نہ ہوں گے حتیٰ کہ آپ ان کے دین کی پیروی کرنے لگیں۔“

دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ کوئی کافر مرد کسی مسلمان عورت کے لیے کسی حالت میں بھی اس کا ہم پلہ (کفو) نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ زوجیت کے حقوق شوہر کے لیے کئی طرح کے حقوق کا تقاضا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

۳۴... سورة النساء

”مرد عورتوں پر حاکم ہیں بسبب اس کے جو اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہوئی ہے۔“

تو جب شوہر کافر ہوگا:

وَأَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا

۱۴۱... سورة النساء

”اور اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر ہرگز غلبہ نہیں دے گا۔“

علاوہ ازیں شوہر حسی اور معنوی لحاظ سے بیوی پر فوقیت رکھتا ہے۔ اور یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے متضاد ہوتی ہے:

الزَّوْجُ الْمَرْءِ يَتْلُو وَرَأْسَهُ

”اسلام غالب اور اوپر ہوتا ہے، اس پر کوئی اور غالب اور اوپر نہیں ہو سکتا۔“ (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب اذا سلم الصبی فمات، حدیث: 1935)۔ (مطلوبہ الفاظ اسی ترجمہ الباب کا ہی حصہ ہیں) سنن الکبریٰ للبیہقی: 205/6)۔

ضروری ہے کہ اس قسم کے احوال میں صدق و ثبات کا مظاہرہ کیا جائے اور ایسی عورتوں پر شریعت مطہرہ کے مطابق قانون نافذ کیا جائے جنہیں ان کے نفسوں نے اس طرح سے گمراہ کیا ہے۔ اگر کسی عورت نے یہ کام اسے حلال سمجھتے ہوئے کیا ہو تو وہ مرتد ہے اسی طرح اس کا ولی بھی مرتد ہے۔ اگر اس نے یہ کام حلال سمجھے بغیر کیا ہو تو یہ ایک جرم عظیم اور گناہ کبیرہ ہے، مگر اسے مرتد نہیں کہا جائے گا۔ اگر اس نے یہ سب جلتنے بوجھنے کیا ہو تو شادی شدہ ہونے کی صورت میں اس پر حد رجم قائم کرنا واجب ہے۔ اگر وہ کنواری ہو تو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے۔ اور یہ فیصلہ اس صورت میں ہے جب وہ علم و معرفت رکھتی ہو۔ اگر وہ جاہل ہو تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی۔ کیونکہ شہادت کی صورت میں حد و نال دی جاتی ہیں۔ بہر حال ایسے زوجین میں تفریق کر دینا واجب ہے۔ اور شوہر پر بھی شریعت اسلامیہ کے مطابق سزا لگائی جائے۔ ولی امر (حاکم، قاضی) کو چاہئے کہ ان کی تفریق میں شرعی مصلحت اور اجتہاد سے کام لیں کہ یہ کس انداز سے ہو، حتیٰ کہ اگر مصلحت کا تقاضا ہو کہ انہیں بطور تعزیر قتل کرنا پڑے تو وہ ایسا کر سکتے ہیں، اور یہ شرعاً جائز ہوگا۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ

صفحہ نمبر 532

محدث فتویٰ